8924 ـ كيا نماز كے وقت كے علاوه بهى وضوء كرنا ضرورى ہے ؟

سوال

كيا كسى روايت ميں ملتا ہے كہ نماز كے اوقات كے علاوه بهى قضائے حاجت پيشاب وغيره كرنے كے بعد وضوء كرنا ضرورى ہے، يہ علم ميں رہے كہ اس سلسلہ ميں مجهے بہت وسوسے آتے ہيں، اور ميرے ليے خاوند كے ساتھ مشكل بن جاتى ہے، وه كہتے ہيں كہ يہ دين ميں غلو اور بدعت شمار ہوتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جب بهى وضوء ٹوٹے تو لازمى وضوء كرنے كى كوئى دليل وارد نہيں، جب انسان نماز ادا كرنا چاہے تو اس كے لے حدث اكبر ہو يا حدث اصغر طہارت كرنا ضرورى ہے، كيونكہ آيت ميں نماز كى ادائيگى كے وقت وضوء كرنے كا حكم آيا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم نماز كے ليے كهڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور كہنيوں تك ہاتھ دهو ليا كرو، اور اپنے سروں كا مسح كرو، اور دونوں پاؤں ٹخنوں تك دهويا كرو، اور اگر تم جنابت كى حالت ميں ہو تو پهر طہارت كرو اور اگر تم مريض ہو يا سفر ميں يا تم ميں سے كوئى ايك پاخانہ كرے يا پهر بيوى سے جماع كرے اور تمہيں پانى نہ ملے تو پاكيزه مٹى سے تيمم كرو اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتهوں پر مسح كرلو، اللہ تعالى تم پر كوئى تنگى نہيں كرنا چاہتا، ليكن تمہيں پاك كرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنى نعمتيں مكمل كرنى چاہتا ہے، تا كہ تم شكر كرو المآئدة (6).

اور ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم قضاء حاجت كر كے آئے تو ان كے سامنے كهانا ركها گيا، اور صحابہ نے عرض كيا اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا ہم آپ كے ليے وضوء كا پانى لائيں ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

مجهے حكم ديا گيا ہے كہ جب ميں نماز ادا كرنے لگوں تو وضوء كروں "

سنن ترمذى كتاب الاطعمة حديث نمبر (1770) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح سنن ترمذى حديث نمبر (1506) ميں

اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ نماز کی ادائیگی کے علاوہ وضوء کرنا لازم نہیں، لیکن کچھ ایسے اعمال ہیں جنہیں کرتے وقت وضوء کرنا مستحب ہے مثلا قرآن مجید کی تلاوت، اور سوتے وقت وضوء کرنا مستحب ہے.

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایك ہی وضوء کے ساتھ کئی نمازیں ادا کرنا جائز ہیں، جب تك وضوء قائم ہے نمازیں ادا کرسکتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے روز ساری نمازیں ایك ہی وضوء کے ساتھ ادا فرمائیں، اور اپنے موزوں پر مسح کیا تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کام کیا ہے جو میں آج سے قبل آپ کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عمر میں نے ایسا کام عمدا اور جان بوجھ کر کیا ہے "

صحیح مسلم کتاب الطہارۃ حدیث نمبر (415).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ فرضی اور نفلی نمازیں ایك ہی وضوء سے ادا کرنا جائز ہیں، جب تك وضوء قائم ہے نمازیں ادا کرنا جائز ہیں، قابل اعتماد علماء کے اجماع سے ایسا کرنا جائز ہے.

واللہ اعلم .